

عظمت دوجہاں محمد اور انسانی حقوق (حصہ اول)

<?xml encoding="UTF-8?">

موجودہ انسانی مصائب سے نجات ملنے کی واحد صورت یہی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا کے حکمران (رہنما) بنیں۔ یہ مشہور مغربی محقق و مفکر جارج برنڈ شاہ کا قول ہے اور یہ نبی اکرم کی ذات والاصفات کے بارے میں غیر متعصب اور غیر مسلم محققین اور مفکرین کی بے شمار آراء میں سے ایک ہے۔ جارج برنڈ شاہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی اکرم (ص) کی نبوت پر ایمان نہیں لائے پھر بھی وہ آپ کی عظمت کو تسلیم کرتا دکھائی دیتا ہے۔ آپ کی سچائی اور صداقت کا اعتراف صرف عرب تک محدود نہیں رہا بلکہ ساری دنیا کے دانشور اور مفکر جو اسلام کے ماننے والے بھی نہیں ہیں وہ بھی حضور کی عظمت و رفعت کا برملا اعتراف اور آپ کی عمدہ تعریف پر مجبور ہیں، کارلائل، نیپولین، رائٹر، ٹالسائی، گوٹے، لینن پول اور دیگر بے شمار ہندو دانشور آپ کی شان میں رطب اللسانہیں، غیر مسلم دانشوروں کو مختلف آفاقی اور الہامی وغیر الہامی، مذہبی تعصب کے باوجود وہ پیغمبر اسلام کو تمام پیغمبروں اور مسلمین میں کامیاب ترین پیغمبر اور مصلح تسلیم کرنا اور انسان کامل ماننا ہے۔ یہ ہے عظمت رسول کا ایک پہلو۔ آپ کا نام مبارک اور ان کی تعریف کا ذکر نہ صرف قرآن حکیم میں ہے بلکہ تمام آسمانی کتابوں میں بھی آپ کا تذکرہ آیا ہے۔

ہم مسلمانوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و صفت، حرمت و تقدس، رفعت و ناموس کے خلاف کسی بھی قسم کا سمجھو تہ یا چپ سادہ لینا تو دور کی بات ہے بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ آپ کی شان کے خلاف سوچ کا ایک لمحہ بھی ہماری دینی حمیت و غیرت کے منافی ہونے کے ساتھ کسی مسلمان کا دائرہ کفر اور ارتداد میں داخلہ کے لیے کافی ہوتا ہے۔ ہمارے عقیدے اور ایمان کے مطابق ایسا کوئی بھی شخص خواہ وہ کتنا ہی متقی اور پرہیز گار مسلمان ہی کیوں نہ ہو اور اندہ درگاہ رب العالمین اور ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بننے کا سزاوار ٹھہرتا ہے اور ہم مسلمانوں کے نزدیک نبی اکرم کی ذات مبارکہ ہمارے ایمان و عقیدہ کی پہلی بنیادی اساس ہونے کے ساتھ ساتھ بعد از بزرگ توئی کا نعرہ حق و صداقت ہے یہ ہے دوسرا پہلو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حقوق انسانی یا آزادی صحافت کی آڑ میں عالمی سطح پر معتبر تسلیم شدہ ہستی، بے داغ کردار والی شخصیت اور انسان کامل کا سوقیانہ انداز میں ذکر اور کسی بھی استہزائی پیرائے سے اس پر اظہار خیال کیا جا سکتا ہے؟

اور کیا کسی ایسی قبیح حرکت کو محض چند خود حیض وضع کردہ نام نہاد اصطلاحوں کی بھینٹ چڑھایا جا سکتا ہے؟ بالخصوص ایسی صورت میں آپ کے ہر مذہب و فکر و نظریہ کے غیر متعصب عالمی دانشور اس شخصیت کو انسانیت کا نجات دہندہ، بہترین انسان اور رہنما تسلیم کرنے میں ہچکچاتے نہ ہوں اور ایسی شخصیت نبی کی ہو، ارب ہا انسان اس کے پیروکار ہوں اور جو اس ذات گرامی سے غیر مشروط وابستگی، عشق اور شیفتگی رکھتے ہوں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ تاجدار ختم نبوت کی غلامی اور ان کی حرمت و ناموس پر کٹ مرنا ہر مسلمان کی زندگی کی سب سے بڑی آرزو ہے، وہ حضور کے نام اور ناموس پر مر مٹنے اور اس کی خاطر دنیا کی ہر چیز قربان کرنے کو اپنی زندگی کا ماحصل سمجھتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان ملکوں کی عدالتوں

نے شاتم رسول کو سزائے موت کا فیصلہ سنایا اور جن ملکوں میں مسلمانوں کی حکومت نہیں وہاں مسلمانوں نے رائج الوقت قانون کی پرواہ کیے بغیر گستاخان رسول کو کیفر کردار تک پہنچایا اور خود ہنستے مسکراتے تختہ دار پر چڑھ گئی۔

مسلمانوں کے دلوں اور ذہنوں میں عظمت رسول کا تصور اور اطاعت رسول کا عمل ہی وہ بنیاد ہے جو امت مسلمہ کے ہر فرد کی رگوں میں خون بن کر دوڑ رہا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے مسلمانوں کا یہی جذبہ اور اپنے نبی سے والہانہ لگاؤ ہے غیر مسلم اقوام کے دلوں میں کانٹا بن کر چبھتا چلا آ رہا ہے۔ غیر مسلم اقوام کسی نہ کسی طریقے سے مختلف حیلوں اور بہانوں سے امت مسلمہ کے افراد کے دلوں میں حب رسول کو کم سے کم کرنے کے درپے رہتی ہیں۔ تاریخ اس بات کی شہادت دیتی ہے۔

دور نہ جائیے گزشتہ چند سالوں کے عالمی واقعات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج کے مہذب دور میں بوجہ خاتم النبیین ہمارے آقا و رہبر حضرت اور ہمارے دین اسلام کے بارے میں ایک نیا عالمی انسانی اور مذہبی رویہ تخلیق کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ غیر مسلم ذرائع ابلاغ اسلام کے خلاف میڈیائی جارحیت سے مسلح نظر آتے ہیں۔ اغیار کی چالاکیوں کا عمل دخل تو واضح طور پر نظر آتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اپنوں کی کوتاہیوں، بھول پن جو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اندریں حالات مسلم ممالک کی حکومتوں، دانش مندوں، اہل عمل و فکر اور مقتدر طبقات کی ذمہ داریوں کا یہ برملا تقاضا ہے کہ وہ لیت و لعل کے بغیر حرمت اور عظمت رسول کے لیے سرگرم ہوجائیں اور انسان کامل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور تقدس مآبی پر انگشت نمائی کرنے والوں کے ہوش حکمت اور تدبیر سے ٹھکانے پر لانے کا اہتمام کریں اور باز نہ آنے والوں سے باز پرس کا عملاً بندوبست بھی کریں۔

عالمی سطح پر واضح کیا جائے کہ اسلام ایک مکمل دین ہے۔ اسلام کے ہاں حقوق انسانی کا جس انداز میں خیال رکھا ہے دوسرے مذاہب اور نظریات اور نام نہاد خود ساختہ اصلاحات اس سے عاری دکھائی دیتی ہیں۔ اور مادر پدر آزادی نہ انسان کا حق ہے اور نہ ہی حیوانوں جیسی آزادی ہے اس کو منزل مقصود حاصل ہوسکتی ہے۔ اسلام سلامتی، خیر خواہی، محبت اخوت اور امن و سکون کا دین ہے۔ تعلیمات قرآن اور نبی پاک کی سیرت مطہرہ اس کا عملی مظہر ہے ذات رسول جسے خالق کائنات نے تمام جہانوں اور سب دنیاؤں کے لیے رحمت قرار دیا ہے، ہی کی سیرت پاک، وہ بنیادی کلید ہے جو گلوبلائزیشن کے دور سے گزرتی ہوئی انسانیت کے لیے راہبری اور راہنمائی کا کام دے سکتی ہے۔ یہ مہتم بالشان کام اسلامی سربراہی کانفرنس کے پلیٹ فارم سے ہونا چاہئے۔

ہم مسلمان ہیں، ہمارے لیے خوشی غمی اور اپنے جذبات کے اظہار کا ایک طریق کار ہے جو ہمیں تعلیمات اسلام اور ہمارے نبی پاک کے عمل اور اسوہ مبارکہ سے حاصل ہوا ہے۔ اس کا برملا تقاضا ہے کہ امت مسلمہ کو اپنے افکار و اعمال کو پیش کرتے وقت حکمت اور موعظہ حسنہ یعنی بہترین انداز اور طریقہ کو اپنانا ہوگا۔ یہی سنت رسول اور حکم رسول ہے۔

ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ آج علم اور دلیل کی دنیا اور جمہوریت کا دور ہے ایسے میں ہم مسلمانوں کو جوش کے ساتھ ساتھ ہوش کی بھی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ نبی اکرم کی ذات گرامی اور اسلامی تعلیمات کو مغرب اور غیر مسلم دنیا کے سامنے پیش کرتے وقت اعلیٰ اسلامی تعلیمات کو اجاگر کرتے رہنا ہوگا۔ آج کا دانشور

یہ کہہ رہا ہے کہ انسانی حقوق ، انسانوں کی برابری کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ انسانی برادری اور انسانوں کے مابین
تفریق کو ختم کرنے کا مسئلہ ہے۔